

## 69915- کیا ہر رکعت میں دونوں سورتیں پڑھنی جائز ہیں؟

### سوال

کیا نمازی نماز باجماعت یا انفرادی نماز کی ایک ہی رکعت میں دو سورتیں پڑھ سکتا ہے، یہ علم میں رکھیں کہ میں ہر رکعت سورۃ اخلاص پڑھنا پسند کرتا ہوں؟

### پسندیدہ جواب

#### اول:

نمازی چاہے امام ہو یا مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ کے بعد ایک یا دو سورتیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن بعض اوقات امام کو اس کا جواز بیان کرنے کے لیے ایسا کرنا چاہیے، لیکن وہ نمازیوں کو لمبی نماز نہ پڑھانے جیسا کہ فرضی اور نفل نماز میں ایسا کرنا جائز ہے۔

بہت سی نمازوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۃ فاتحہ کے بعد دو سورتوں کا پڑھنا ثابت ہے، اور ان سورتوں کو نظائر کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، اس سلسلے میں کئی ایک احادیث ہیں:

عمر بن مرہ رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بوائل سے سنا وہ بیان کر رہے تھے کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا:

میں رات ایک ہی رکعت میں مفصل سورۃ کی تلاوت کی تو انہوں نے فرمایا:

یہ تو تیزی سے شعر پڑھنا ہے؟ میں ان نظائر کو جانتا ہوں جن کو ملایا کرتے تھے، انہوں نے سور مفصل کی بیس سورتوں کا ذکر کیا جن میں سے دو سورتیں ملا کر ہر رکعت میں پڑھا کرتے تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (743) صحیح مسلم حدیث نمبر (822)۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے پر باب باندھتے ہوئے کہا ہے: ایک ہی رکعت میں دو سورتیں جمع کرنا "

مفصل سورۃ ق سے لیکن سورۃ الناس تک ہیں۔

الحد: تیزی سے قرأت کرنا۔

علقہ اور اسود رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آکر کہنے لگا: میں سور مفصل ایک رکعت میں پڑھتا ہوں، تو انہوں نے جواب دیا:

کیا یہ شعر کی طرح تیزی اور ردی کھجور کی طرح نثر ہے؟

لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت ایک جیسی نظائر دو سورتیں پڑھا کرتے تھے، نجم اور الرحمن ایک رکعت میں، اور اقتربت السائتہ اور الحاقۃ ایک رکعت میں، سورۃ الطور اور الذاریات ایک رکعت میں، اور اذا وقعت الواقعة اور سورۃ نون ایک رکعت میں، اور سال سائل اور سورۃ النازعات ایک رکعت میں، اور ویل للمطففين اور سورۃ عبس ایک رکعت میں سورۃ

الذکر اور المزل ایک رکعت میں حل اتی علی الانسان اور لا اقم یوم التیمة ایک رکعت میں، اور عم یتسالون، اور المرسلات ایک رکعت میں اور سورة الدخان اور اذا الشمس کورت ایک رکعت میں"

سنن ابوداود حدیث نمبر (1396) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

الدقل : ردی کجور کو کہتے ہیں۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام اللیل کی ایک رکعت میں سورة البقرة، النساء اور آل عمران پڑھی، جیسا کہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے اور اسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح مسلم حدیث نمبر (772) میں روایت کیا ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

انسان کے لیے سورة فاتحہ کے بعد دو یا تین سورتیں پڑھنا جائز ہے، اور ایک سورة پر اقتصار کرنا بھی جائز ہے، یا پھر وہ ایک سورة کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتا ہے، یہ سب جائز ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا عمومی فرمان ہے :

﴿چنانچہ تمہارے لیے جتنا قرآن پڑھنا آسان ہو اتنا پڑھو﴾۔ المزل (20)۔

اور اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"پھر آپ کے لیے جو آسان ہو قرآن کی قرأت کرو"

دیکھیں : مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (13) سوال نمبر (500)۔

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی رکعت میں دو یا زیادہ سورتیں جمع کر کے پڑھا کرتے تھے

دیکھیں : صفحہ صلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم (103-105) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اس کے متعلق احادیث ذکر کے ان کی تخریج کی ہے، لہذا اس کا مطالعہ کریں۔

دوم :

اور رہا مسئلہ ہر رکعت میں قرأت کے بعد سورة اخلاص پڑھنا ایک صحابی سے ثابت ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے برقرار رکھا جو کہ سوال کے اصل ہر رکعت میں دو سورتیں پڑھنے کی دلیل ہے۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک پارٹی کا امیر بنا پر بھیجا اور وہ انہیں نماز پڑھانے میں قرأت کے بعد سورة اخلاص پڑھ کر قرأت ختم کرتا، جب وہ واپس آئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اسے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟"

چنانچہ انہوں نے اس سے دریافت کیا تو وہ کہنے لگا: اس لیے کہ یہ اللہ و رحمن کی صفت ہے، اور میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسے بتادو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6940) صحیح مسلم حدیث نمبر (813).

یہ حدیث اس فعل کے جواز کی دلیل ہے، رہا استحباب تو یہ مستحب ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل نہیں کیا، اور نہ ہی اس پر مداومت کی، اور سب سے بہترین طریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔

واللہ اعلم.